بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

ربوہ

جلد ۷۳/۳۸ منگل ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۵ھ ۴ فتح ۱۳۶۳ ہش ۴ دسمبر ۱۹۸۴ء نمبر ۲۷۶

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اخبار احمدیہ

— ربوہ ۴ فتح/دسمبر حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت پہلے سے بہتر ہے

احباب خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحتِ کاملہ و عاجلہ سے نوازے اور برکتوں سے معمور طویل زندگی عطا فرمائے۔ آمین

— خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ایک ہفتہ سے بیمار ہیں احباب سے کامل شفایابی کیلئے دعا کی درخواست ہے

(نصر اللہ خاں ناصر مربی سلسلہ)

— مکرم برادرم ہادی علی صاحب چوہدری مربی سلسلہ (لنڈن) کو خدا تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے ۸-۱۱-۸۴ کو بیٹا عطا فرمایا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نومولود کا نام "مصباح الہدیٰ" تجویز فرمایا ہے۔ نومولود چوہدری فرزند علی صاحب کا پوتا ہے۔ احباب جماعت اور خاندان حضرت مسیح موعود کی خدمت میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچے کو صحت و تندرستی اور خدمت دین بجالانے والی عمر دراز سے نوازے۔ آمین،

(طارق محمود جاوید مربی سلسلہ)

ارشاداتِ عالیہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے

مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے اور شرم سے بات کرتے ہیں

جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر خود کو احمدی سمجھتا ہے وہ خدا کو نہیں بلکہ خود کو دھوکہ دیتا ہے

"اپنے دلوں سے دنیا کے بُت باہر پھینکو کہ دنیا دین کی مخالف ہے۔ جلد مرو گے اور دیکھو گے کہ نجات انہی کو ہے کہ جو دنیا کے جذبات سے بے زار اور بری اور صاف دل تھے۔ میں کہتے کہتے ان باتوں کو تھک گیا۔ اگر تمہاری یہی حالتیں ہیں تو پھر تم میں اور غیروں میں فرق ہی کیا ہے لیکن یہ دل کچھ ایسے ہیں کہ توجہ نہیں کرتے اور ان آنکھوں سے مجھے بینائی کی توقع نہیں لیکن خدا اگر چاہے اور میں تو ایسے لوگوں سے اس دنیا اور آخرت میں بیزار ہوں۔ اگر میں صرف اکیلا کسی جنگل میں ہوتا تو میرے لئے ایسے لوگوں کی رفاقت سے بہتر تھا جو خدا تعالیٰ کے احکام کو عظمت سے نہیں دیکھتے اور اس کے جلال اور عزت سے نہیں کانپتے۔ اگر انسان بغیر حقیقی راستبازی کے صرف منہ سے کہے کہ میں (احمدی) ہوں یا اگر ایک بھوکا صرف زبان پر روٹی کا نام لاوے تو کیا فائدہ ان طریقوں سے نہ وہ نجات پائے گا اور نہ وہ سیر ہوگا۔ کیا خدا تعالیٰ دلوں کو نہیں دیکھتا۔ کیا اس علیم و حکیم کی گہری نگاہ انسان کی طبیعت کے پاتال تک نہیں پہنچتی پس اے نادانو! خوب سمجھو۔ اے غافلو! خوب سوچ لو کہ بغیر سچی پاکیزگی ایمانی اور اخلاقی اور اعمالی کے کسی طرح رہائی نہیں اور جو شخص ہر طرح سے گندہ رہ کر پھر اپنے تئیں (احمدی) سمجھتا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو نہیں بلکہ اپنے تئیں دھوکا دیتا ہے اور مجھے ان لوگوں سے کیا کام جو سچے دل سے دینی احکام اپنے سر پر نہیں اٹھا لیتے اور رسول کریمؐ کے پاک جوئے کے نیچے صدقِ دل سے اپنی گردنیں نہیں دیتے اور راستبازی کو اختیار نہیں کرتے اور فاسقانہ عادتوں سے بیزار ہونا نہیں چاہتے اور ٹھٹھے کی مجالس کو نہیں چھوڑتے اور ناپاکی کے خیالوں کو ترک نہیں کرتے اور انسانیت اور تہذیب اور صبر اور نرمی کا جامہ نہیں پہنتے بلکہ غریبوں کو ستاتے اور عاجزوں کو دھکے دیتے اور اکڑ کر بازاروں میں چلتے اور تکبر سے کرسیوں پر بیٹھتے ہیں اور اپنے تئیں بڑا سمجھتے ہیں اور کوئی بڑا نہیں مگر وہی جو اپنے تئیں چھوٹا خیال کرے مبارک وہ لوگ جو اپنے تئیں سب سے زیادہ ذلیل اور چھوٹا سمجھتے ہیں اور شرم سے بات کرتے ہیں اور غریبوں اور مسکینوں کی عزت کرتے اور عاجزوں کو تعظیم سے پیش آتے ہیں اور کبھی شرارت اور تکبر کی وجہ سے ٹھٹھا نہیں کرتے اور اپنے ربِّ کریم کو یاد رکھتے ہیں اور زمین پر غریبی سے چلتے ہیں۔" (شہادت القرآن ص ۷۰ آخری)

بیعت کی غرض

تقویٰ طبیعت کا جز بننا چاہیئے

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھنا چاہیئے کہ بیعت اس غرض سے ہے کہ تا وہ تقویٰ جو اوّل حالت میں تکلف اور تصنع سے اختیار کی جاتی ہے دوسرا رنگ پکڑے اور یہ برکت توجہ صادقین و جذبہ کاملین طبیعت میں داخل ہو جائے اور اس کا جز بن جائے اور وہ مشکوٰتی نور دل میں پیدا ہو جائے کہ جو عبودیت اور ربوبیت کے باہم تعلق شدید سے پیدا ہوتا ہے جس کو متصوفین دوسرے لفظوں میں روح قدس بھی کہتے ہیں جس کے پیدا ہونے کے بعد خدا تعالیٰ کی نافرمانی ایسی بالطبع بری معلوم ہوتی ہے جیسی وہ خود خدا تعالیٰ کی نظر میں بری و مکروہ ہے اور نہ صرف خلق اللہ سے انقطاع میسر آتا ہے بلکہ بجز خالق و مالکِ حقیقی ہر یک موجود کو کالعدم سمجھ کر فنا نظری کا درجہ حاصل ہوتا ہے۔"

— (ازالہ اوہام ص ۸۴ حاشیہ)

پبلشر: مسعود احمد، طابع: سید عبدالحیٔ، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ، مقامِ اشاعت روزنامہ الفضل، دارالرحمت غربی ربوہ قیمت ۵۵ پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۔۔ ۱۰ ربیع الاول ۱۴۰۵ھجری

۔۔ ۴ر فتح ۱۳۶۳ ہش

ذاتی اعمال و کردار کا قرآنی معیار

قرآن مجید کی ایک بہت بڑی خوبی جو اسے تمام دیگر شرائع سے ممتاز کرتی اور جملہ شریعتوں پر ایک لازوال فوقیت بخشنے والی ہے یہ ہے کہ قرآن محض نجات کو ہی انسان کا منتہائے مقصود قرار نہیں دیتا بلکہ وہ اعمال صالحہ بجالانے کی صورت میں سچے ایمان لانے والے کو فلاح کی ضمانت دیتا ہے۔ نجات کے معنی ہیں اعمال بد اور ان کے بُرے انجام سے بچ جانا۔ اس کے بالمقابل فلاح سے مراد یہ ہے کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد کو حاصل کرلے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ہر لحاظ سے فائز المرام قرار پاکر اس کے بے انداز انعامات و افضال کا مستحق قرار پائے۔

ظاہر ہے کہ نجات کا لفظ بہت کم تر درجہ پر دلالت کرتا ہے۔ اور اس کے بالمقابل فلاح کا لفظ بہت وسیع مفہوم کا حامل ہے۔ اس میں نجات کا مفہوم بھی شامل ہے۔ اور اس سے بڑھ کر یہ اس بلند و بالا اور برتر و اعلیٰ مقصد کی تکمیل پر بھی دلالت کرتا ہے جس کی خاطر اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا کیا ہے۔ گناہ سے بچ جانا بے شک اچھی بات ہے لیکن یہ کوئی ایسی اعلیٰ خوبی نہیں ہے کہ انسان مطمئن ہو کر کہہ سکے کہ میں نے اپنی زندگی کا مقصد پالیا۔ زندگی کا مقصد تو اس سے بہت بلند و بالا ہے اور وہ یہ ہے کہ انسان گناہوں اور ان کے نتیجہ میں رونما ہونے والے مصائب و مشکلات اور دکھوں اور تکالیف سے محفوظ ہو کر نیکی کے اعلیٰ مدارج طے کرے اور اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرکے اس کی تائید و نصرت کا سزاوار ٹھہرے اور صفاتِ الٰہیہ کا مظہر بن کر دین و دنیا دونوں کے اعتبار سے فائز المرام قرار پائے۔ اس مقصد کے حصول کا نام فلاح ہے۔ اور قرآن ہر سچے پیرو کو اس کی ضمانت دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ ایمان لانے اور نیک اعمال بجالا کر اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والوں کے متعلق بار بار فرماتا ہے۔ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ یعنی یہی وہ لوگ ہیں جو نجات ہی نہیں بلکہ فلاح پانے والے ہیں۔ الغرض قرآن نے نجات کو نہیں بلکہ فلاح کو اپنا منتہائے مقصود قرار دینے کی تلقین فرمائی ہے اور یہ ان بے شمار خوبیوں میں سے ایک اہم خوبی ہے جن سے تمام دیگر شرائع پر قرآن مجید کی لازوال فوقیت ظاہر ہوتی ہے۔

پھر ہم دیکھتے ہیں کہ قرآن مجید نے فلاح کے حصول کی ہی تلقین نہیں فرمائی بلکہ اس کے حصول کے ذرائع پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ ان ذرائع میں اجمالاً تو جملہ حقوق اللہ اور حقوق العباد کی بجا آوری شامل ہے اور بلحاظ تفصیل اس میں وہ تمام اعمال حسنہ آجاتے ہیں جنہیں ضابطۂ حیات کے طور پر اختیار کرنے کی قرآن مجید نے تلقین فرمائی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں جگہ جگہ ان اعمال حسنہ کی وضاحت کرتے ہوئے انہیں حصول فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ اور انہیں پورے تعہد اور عزم و ہمت سے بجالانے کی تلقین فرمائی ہے۔

اس تعلق میں سب سے پہلی اور بنیادی بات اللہ تعالیٰ نے یہ بیان فرمائی ہے کہ فلاح کا حصول انہی لوگوں کے لئے مقدر ہوتا ہے جو مامور من اللہ پر ایمان لاتے ہیں اور اس بناء پر حزب اللہ میں شمار کئے جانے کے اہل ثابت ہوتے ہیں۔ وہ لوگ جو مامور من اللہ کا انکار کرکے اس کی مخالفت پر آمادہ ہوجاتے ہیں وہ کبھی فلاح کا منہ نہیں دیکھتے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

اَلَآ اِنَّ حِزْبَ اللّٰهِ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (مجادلہ آیت ۲۳)

سن رکھو کہ اللہ کا گروہ ہی فلاح پاتا ہے۔

اس کے بالمقابل دوسروں کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے:۔

اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الْكٰفِرُوْنَ ۝ (المومنون آیت ۱۱۸)

حقیقت یہ ہے کہ انکار کرنے والے کبھی کامیاب نہیں ہوا کرتے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے واضح فرمایا ہے کہ ضروری نہیں کہ مامور من اللہ پر ہر ایمان لانے والا محض ایمان لانے کی بناء پر فلاح کا منہ دیکھے۔ صرف وہی ایمان لانے والے فلاح کے مستحق قرار پاتے ہیں جو مامور من اللہ پر ایمان لانے کے بعد اس کی تعلیم پر کما حقہ عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھتے۔ اور اس طرح دین کو دنیا پر مقدم رکھتے ہوئے ذاتی طور پر نیکی کے ایک خاص معیار پر پہنچ جاتے ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ فِيْ صَلَاتِهِمْ خَاشِعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعْرِضُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِلزَّكٰوةِ فَاعِلُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حٰفِظُوْنَ ۝ اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَوٰتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْوٰرِثُوْنَ ۝ الَّذِيْنَ يَرِثُوْنَ الْفِرْدَوْسَ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝

(المومنون آیات ۲ تا ۱۲)

یعنی (کامل طور پر) ایمان لانے والے اپنی مراد کو پہنچ گئے۔ وہ ایمان لانیوالے جو اپنی نمازوں میں عاجزانہ طریقہ اختیار کرتے ہیں اور جو لغو باتوں سے اعراض کرتے ہیں اور جو زکوٰۃ باقاعدہ دیتے ہیں اور جو اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں۔ سوائے اپنی بیویوں کے یا جن کے مالک ان کے دائیں ہاتھ ہوئے ہیں۔ پس ایسے لوگوں کو کسی قسم کی ملامت نہیں کی جائے گی اور جو اس کے سوا کسی اور بات کی خواہش کریں تو وہ لوگ زیادتی کرنے والے ہوں گے۔ اور وہ لوگ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کا خیال رکھتے ہیں اور جو لوگ اپنی نمازوں کی حفاظت کرتے رہتے ہیں یہی لوگ اصل وارث ہیں جو فردوس کے وارث ہوں گے وہ اس میں ہمیشہ رہتے چلے جائیں گے۔

اختصار کے پیش نظر ہم نے یہاں مندرجہ بالا آیات پیش کرنے پر ہی اکتفا کیا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ ذاتی نیکیوں کے ضمن میں اللہ تعالیٰ نے حقوق اللہ اور حقوق العباد کا بڑی تفصیل سے ذکر کرکے ان کی کما حقہ ادائیگی کو حصول فلاح کا ذریعہ قرار دیا ہے۔ پھر ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ذاتی اعمال کے طور پر مخصوص نیکیاں بجالانے اور اپنے اندر مخصوص اوصاف پیدا کرنے کی تلقین پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ اس کے ساتھ اس امر پر بھی روشنی ڈالی ہے کہ ذاتی اعمال و کردار کا معیار کیا ہونا چاہیئے اور واضح فرمایا ہے کہ اس معیار کو حاصل کئے بغیر تم حصول فلاح کے مستحق قرار نہیں پاسکتے۔ اس بلند ترین معیار کو اللہ تعالیٰ نے کمال درجہ اجمال سے کام لیتے ہوئے صرف ایک نہایت جامع اور ہمہ گیر لفظ میں بیان فرمادیا ہے اور وہ ہے تقویٰ۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ بقرہ اور سورۃ آل عمران میں ان معروف اعمال کی تفصیل بیان فرمانے کے بعد جنہیں اس نے حصول فلاح کا ذریعہ ٹھہرایا ہے۔ اس فلاح کے حصول کو تقویٰ کے ساتھ مشروط قرار دیا ہے۔ چنانچہ ان احکام کے آخر میں فرماتا ہے:۔

وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ۝ (بقرہ آیت ۱۹۰، آل عمران آیت ۱۳۱)

(تم نیک اعمال کی بجا آوری میں) اللہ کا تقویٰ اختیار کرو۔ (یہ اس لئے ہے) تاکہ تم فلاح پاؤ۔

اس سے ظاہر ہے کہ ذاتی اعمال و کردار کا اصل معیار تقویٰ ہے جب تک جملہ نیک اعمال جنہیں انسان بجالاتا ہے تقویٰ کے معیار پر پورے نہ اتریں وہ فلاح کا مستحق قرار نہیں پاسکتا۔ اللہ تعالیٰ انہی لوگوں کے نیک اعمال قبول کرکے فلاح کا مستحق ٹھہراتا ہے جو متقی ہوں جیسا کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدہ آیت ۲۸)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آسمانی رشتوں کی فتح

دین کو دنیا پر مقدم رکھنے کے دلنشیں انداز

(مکرم عبدالسمیع خان - جامعہ احمدیہ ربوہ)

(قسط نمبر ۴)

بیٹی - نواسہ - داماد

دین حنیف نے بیٹیوں کے بھی بہت حقوق قائم کیے ہیں اور ان کا مرتبہ بہت بلند کیا ہے۔ بیٹیاں پرایا دھن ہوتی ہیں اس لیے ان کی جو ناز برداری ہوتی ہے وہ بیٹوں کی بھی نہیں ہوتی۔ مگر اللہ کی خاطر بیٹی کی محبت کو بھی قربان کیا جاتا ہے۔

حدود اللہ اور اسوہ نبویؐ

فاطمہ نامی ایک عورت نے آنحضرتؐ کے زمانہ میں فتح مکہ کے موقعہ پر چوری کی، اس عورت کی قوم گھبرائی ہوئی حضرت اسامہ بن زیدؓ کے پاس پہنچی اور ان سے سفارش کی درخواست کی حضرت عروہؓ کہتے ہیں کہ جب آنحضورؐ سے اس عورت کے بارے میں حضرت اسامہؓ نے گفتگو کی تو آپؐ کے چہرے کا رنگ بدل گیا اور آپؐ نے فرمایا تم مجھ سے اللہ کی قائم کردہ حدود میں رعایت کی بات کرتے ہو! حضرت اُسامہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ میرے لیے مغفرت طلب کیجیے۔ جب شام کا وقت ہوا تو آنحضرتؐ خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے آپؐ نے اللہ کی ثنا کی جس کا اللہ پاک مستحق ہے اس کے بعد فرمایا۔ پہلے لوگ بے شک اس سبب سے ہلاک ہوئے کہ انکا یہ حال تھا جب ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اس کو چھوڑ دیتے اور جب ان میں کوئی کمزور چوری کرتا اس پر حد قائم کرتے اور قسم اس ذات کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمدؐ کی جان ہے اگر فاطمہ بنت محمدؐ بھی چوری کرے گی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دوں گا۔" اس کے بعد آنحضرتؐ نے اس عورت کے بارے میں حکم دیا سو اس کا ہاتھ کاٹا گیا۔

(بخاری۔ کتاب الحدود)

حضرت فاطمہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت محبوب تھیں۔ اور چونکہ حضورؐ کے کسی بیٹے نے لمبی عمر نہ پائی تھی اس لیے اپنے نواسوں حضرت حسن اور حسین رضی اللہ عنہما سے بہت زیادہ محبت تھی۔

ایک دفعہ آپؐ کے پاس صدقے کی کچھ کھجوریں آئیں۔ ان میں سے ایک کھجور امام حسینؓ نے اٹھا کر منہ میں ڈال لی۔ آپؐ نے یہ دیکھ کر خاموشی اختیار نہ کی۔ اور صرف اتنا ہی کیا کہ کھجور ان کے منہ سے نکلوا دی۔ بلکہ ان کے منہ میں انگلی ڈالکر کھجور کے چھوٹے چھوٹے ذرات بھی نکال دیئے اور فرمایا:۔

اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ آلَ محمدٍ
لَا یَاْکُلُوْنَ صَدَقَۃً۔

(بخاری کتاب الزکوٰۃ باب اخذ صدقۃ التمر)

کیا تجھے علم نہیں کہ آل محمدؐ صدقہ نہیں کھایا کرتے

یہ واقعہ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غیر محدود توکل علی اللہ پر دلالت کرتا ہے وہاں تربیت اولاد کے بھی سنہری گُر سکھاتا ہے۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ دین کا پرچم سربلند رکھا جائے خواہ اپنی محبوب ترین اولاد کو بھی اس کے نتیجہ میں دکھ اٹھانے اور تکلیفیں سہنی پڑیں۔

ایک بار حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا شانۂ نبوت میں آئے تو دیکھا کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا آنحضورؐ کی موجودگی میں باآواز بلند بول رہی ہیں۔ فوراً کہا کہ اب کبھی آنحضورؐ کے سامنے آواز بلند نہ ہونے پائے۔

(ابوداؤد۔ کتاب الادب باب المزاح)

ایک دفعہ مالِ غنیمت آیا۔ حضرت حفصہؓ (حضرت عمر کی بیٹی اور رسول اللہ کی زوجہ مطہرہ) کو خبر ہوئی تو وہ حضرت عمرؓ کے پاس آئیں اور کہا کہ امیرالمومنین اس میں میرا حق مجھے عنایت کیجیے کیونکہ میں ذوی القربیٰ میں سے ہوں۔ حضرت عمرؓ نے کہا کہ جانِ پدر! تیرا حق میرے خاص مال میں ہے لیکن یہ غنیمت کا مال ہے۔ حضرت عمرؓ کا یہ جواب سن کر حفصہؓ واپس چلی آئیں۔

حضرت علیؓ ایک بار گھر آئے تو اپنی بیٹی کو دیکھا جس کے گلے میں بیت المال کا ایک موتی پڑا تھا۔ وہ اس موتی کو پہچانتے تھے۔ حضرت علیؓ اپنی بیٹی پر سخت ناراض ہوئے اور فرمایا

مِنْ اَیْنَ لَکِ ھٰذَا یَا بِنْتَ
عَلِیٍّ اَنْ اَقْطَعَ یَدَکِ۔

یعنی یہ اس کے پاس کہاں سے آیا۔ واللہ مجھ پر اللہ کی طرف سے یہ واجب ہے کہ میں اس کا ہاتھ کاٹ لوں۔ ان کے خزانچی بیت المال ابن ابی رافع وہاں موجود تھے۔ انہوں نے عرض کیا اے امیرالمومنین میں نے اپنے بھائی کی بیٹی کو اس سے سجایا ہے۔ اس کے لیے کیسے ممکن تھا کہ بیت المال سے چراتی؟

تب آپ نے اپنی بیٹی کو معاف کیا جو اس وقت چھوٹی عمر کی تھی۔ ع

کس مٹی سے وہ پیکرِ فولاد بنا تھا۔

خدا سے کیے ہوئے عہد کا پاس

حضرت ابوعمر نخعیؒ نے عہد کر لیا ہوا تھا کہ چالیس سال تک خدائے پاک سے اس کی رضا کے سوا اور کچھ نہ مانگوں گا۔ ایک دفعہ آپ کی بیٹی جو عبداللہ سلمیٰ کی زوجیت میں تھی۔ بیمار ہو گئی۔ ہر چند علاج کیا گیا۔ مگر کوئی افاقہ نہ ہوا۔ ایک رات شوہر نے ان سے کہا کہ تمہاری بیماری کی دوا تمہارے والد کے پاس ہے۔ اس نے کہا کہ کیسے؟ شوہر نے کہا کہ اگر وہ اپنے عہد کو توڑ لیں تو تم شفایاب ہو سکتی ہو۔ بیوی نے کہا کہ یہ اور عجیب بات ہے۔ شوہر نے کہا کہ چالیس سال ہوئے۔ انہوں نے عہد کر رکھا ہے کہ وہ خداوند کریم سے اس کی رضا کے سوا کچھ نہ طلب کریں گے۔ پس اگر وہ اپنے عہد کو توڑ کر تمہارے لیے دعا کریں تو تم شفا پا سکتی ہو۔ یہ بات سن کر آپ کی لڑکی فوراً باپ کے گھر میں آئی۔ اس وقت آدھی رات کا عمل تھا۔ آپ نے پوچھا کہ بیٹی بیس سال کے بعد ادھر کس طرح آنا ہوا۔ عرض کیا کہ آپ جیسا شخص میرا باپ ہو اور عبدالرحمان جیسا شوہر پس میں کیوں نہ اپنی صحت و تندرستی اور زندگانی کو عزیز رکھوں تاکہ آپ دونوں کو دیکھوں اور اسرار الٰہی کو سنوں اور یاد خدا کروں چنانچہ میں اسی لیے حاضر ہوئی ہوں آپ اپنے عہد کو توڑ کر میری صحت کے لیے دعا کریں۔

بیٹی کی بات سن کر آپ نے فرمایا کہ عہد کا توڑنا روا نہیں ہے اگر تم آج نہ مرو گی تو آخر ایک دن مرنا ہی ہے۔ جانِ پدر جاؤ اور مجھ کو گناہ میں نہ ڈالو۔ اگر میں نے عہد توڑ دیا تو تم منحوس کہلاؤ گی۔ آخر بیٹی مایوس ہو کر اور باپ سے رخصت ہو کر اپنے گھر آئی۔ خدا کی قدرت گھر پہنچتے ہی تمام مرض زائل ہو گیا تھا اور بالکل تندرست ہو گئی تھیں اپنے باپ کے بعد بھی چالیس سال تک زندہ رہیں۔

بیٹی کی نسبت سے داماد بھی انسان کی محبت کا حقدار بنتا ہے۔ مگر وہ جو بیٹی کی محبت پر رضائے الٰہی کی چھری چلا سکتے ہوں ان کے لیے داماد کے لیے جذبات محبت کو کچلنا کون سا مشکل کام ہے۔ مگر یہ اللہ والوں کا ذکر ہے ورنہ عام دنیا والوں کی ریت تو یہ ہے کہ جس کو بیٹی دی ہو اس کی ہر جائز و ناجائز بات ماننے پر مجبور ہوتے ہیں۔ اس کی ضد کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے ہیں۔ مگر یہ منظر بھی ملاحظہ ہو۔

ایک نادر مثال

گجرات کے تاجدار احمد شاہ گجراتی کے داماد نے ایک کمزور کو محض شراب اور جوانی اور امارت کے نشہ میں ناحق قتل کر ڈالا چونکہ وہ بادشاہ کا داماد تھا۔ قاضی صاحب نے مقتول کے اعزہ سے سمجھوتا کر کے ۳۳ اشرفیاں انہیں دلوا دیں اور بات ختم کر دی بادشاہ کو علم ہوا تو اس نے مقتول کے ورثاء کو اپنے حضور بلوایا اور اپنے داماد کا مقدمہ از سر نو سنا اور چونکہ اس کے داماد نے نہایت سفاکی سے کام لیا تھا اس لیے اس نے اسے قصاص میں سولی دی اور اس کی نعش ایک دن اور ایک رات تک سولی پر لٹکائی رکھی۔ تاکہ امراء اور شہزادوں کو عبرت ہو۔ جب اس سے کہا گیا کہ تم خون بہا دے سکتے تھے۔ اس طرح تمہاری بیٹی کا سہاگ نہ لٹتا تو اس نے بڑے غصہ سے جواب دیا:۔

اسطرح رعایا کے خون کو امراء اور شہزادے مباح سمجھ لیں گے۔ اپنے خزانوں سے خون بہا دیتے رہیں گے اور خون کرتے رہیں گے شریعت کا منشاء یہ نہیں ہے۔

یقیناً شریعت کا منشاء یہ نہ تھا احمد شاہ نے جو شریعت کا تابع تھا اور اس کی روح کو سمجھتا تھا۔ بیٹی کو بیوہ کر لیا مگر منشائے الٰہی اور روحِ انصاف کو مجروح نہ ہونے دیا۔ تاریخ گجرات ہی میں نہیں ہندوستان کی تاریخ میں یہ ایک نادر مثال ہے۔

(مسلمان حکمران - صفحہ ۷۶)

شوہر کا رشتہ

شوہر اور بیوی کے رشتہ کی اہمیت بھی محتاج بیان نہیں۔ شوہر کو تو مجازی خدا کا درجہ دیا گیا ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر خدا کے بعد کسی اور کے سامنے سجدہ کا حکم ہوتا تو میں بیوی کو خاوند کے سامنے سجدہ کا حکم دیتا۔

بیوی کی زندگی کی رعنائیاں تو اس کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شوہر کے ساتھ وابستہ ہوتی ہیں۔ مگر جب خدا اور اس کے رسولؐ کی محبت یہ تقاضا کرے کہ خاوند کو دین کی خاطر قربان کر دیا جائے تو اہل اللہ ہرگز اس کی پرواہ نہیں کرتے۔

ایک صحابیہؓ نے اُحد کی جنگ میں جب یہ خبر سُنی کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں تو وہ گھبرا کر مدینہ سے باہر آ گئی اور جب ایک سوار نے جو احد کی طرف سے واپس آ رہا تھا آگے بڑھ کر اس عورت سے کہا۔ اے بہن تیرا خاوند مارا گیا ہے۔ اس نے کہا مجھے یہ بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کیا حال ہے چونکہ اس کو معلوم تھا کہ آپؐ خیریت سے ہیں اس لیے وہ اس عورت کے قلب کی کیفیت کو نہ سمجھ سکا۔ اور اس نے بجائے اس کے سوال کا جواب دینے کے اسے کہا اے بہن مجھے افسوس ہے کہ تیرا باپ بھی مارا گیا ہے۔ اس عورت نے پھر آگے سے یہی جواب دیا کہ مجھے یہ بتاؤ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ تب بھی اس شخص نے اس حقیقت کو نہ سمجھا۔ اور کہا اے بہن مجھے افسوس ہے۔ کہ تیرے دونوں بھائی مارے گئے ہیں تب اس عورت نے جھنجھلا کر کہا اے شخص تجھے کیا ہو گیا ہے میں تجھ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر پوچھتی ہوں۔ اور تو میرے رشتہ داروں کی خبریں مجھے بتا رہا ہے اس نے کہا اے بہن وہ تو اچھی طرح ہیں۔ اور بخیریت ہیں۔ تب اس عورت نے کہا اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیریت سے ہیں تو مجھے پرواہ نہیں کہ کون مارا گیا اور کون نہیں مارا گیا۔ اس نے کہا

كُلُّ مُصِيبَةٍ بَعْدَكَ جَلَلٌ

یا رسول اللہ آپؐ خیریت سے ہیں تو بڑی سے بڑی مصیبت ہیچ ہے۔

(زرقانی جلد ۶ صفحہ ۲۹)

ہم سے پوچھو حدودِ مہر و وفا
ہم ہیں باسی انہی جزیروں کے

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں ہندہ کا خاوند ابوسفیان اس کا بیٹا یزید حضرت ابوعبیدہ کی امارت میں جنگِ یرموک میں شامل ہوئے۔ رومیوں کے ساتھ بڑی سخت لڑائی ہوئی ایک وقت ایسا آیا کہ اس لشکر کے پاؤں اکھڑ گئے انہوں نے اپنی سواریوں کو روکنے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہوئے اور آخر پیچھے کی طرف دوڑ پڑے۔ جب سپاہی پیچھے کی طرف آ رہے تھے تو ہندہ نے اپنی ساتھی عورتوں سے کہا کہ آج مردوں کے قدم اکھڑ گئے ہیں اب وقت ہے کہ عورتیں اپنی بہادری دکھائیں۔ انہوں نے پوچھا کہ ہم کس طرح مقابلہ کریں؟ ہمارے پاس تو کوئی ہتھیار نہیں۔

ہندہ نے کہا خیموں کی طنابیں کاٹ دو۔ اور ان کے بانس نکال لو اور بھاگتی ہوئی سواریوں کے موہنوں پر بانس مار کر انہیں پیچھے کی طرف موڑ دو۔ چنانچہ اس نے خود ایک طناب کاٹ دی اور بانس لے کر عورتوں کے آگے آگے لشکر کی طرف بڑھی۔ ابوسفیان اور اس کا بیٹا یزید بھی بھاگتے ہوئے آ رہے تھے۔ ہندہ نے ان کی سواریوں کے موہنوں پر بانس مار کر کہا تمہیں شرم نہ آئی کہ ایک عرصہ تک تو تم لوگوں نے دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف لڑائیاں کیں۔ اب اس کی خاطر لڑائی کرنے کا موقع آیا ہے تو تم دشمن کے مقابلہ کی تاب نہ لا کر پیچھے بھاگ رہے ہو۔ یہ سن کر ابوسفیان نے یزید سے کہا بیٹا واپس چلو۔ دشمنوں کے تیروں سے زیادہ سخت عورتوں کے ڈنڈے ہیں۔ چنانچہ لشکر واپس ہوا اور اس نے دشمن کے لشکر پر فتح پائی۔ (اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۵۶۳)

اللہ تعالیٰ سچی گواہی کے ضمن میں یہ بھی ارشاد فرماتا ہے کہ:۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ

(النساء - ۱۳۶)

اے ایماندارو! تم پوری طرح انصاف پر قائم رہنے والے اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بن جاؤ۔ گو تمہاری گواہی تمہارے اپنے خلاف یا والدین یا قریبی رشتہ داروں کے خلاف پڑتی ہو۔

صحابہؓ نے اس آیت پر بھی بھرپور عمل کر کے دکھایا ہے۔

ایک کمزور شخص قدامہ بن مظعون سے ایک مرتبہ یہ لغزش سرزد ہوئی کہ شراب پی لی حضرت عمرؓ کو اطلاع ہوئی تو آپ نے قدامہ کے لیے شرعی سزا تجویز کی۔ لیکن اس کیس میں شاہد کون تھا۔ اور کس کی شہادت پر اسے یہ سزا ہوئی۔ خود مظعون کی بیوی نے اپنے خاوند کے خلاف شہادت دی اور اسی شہادت کی بناء پر ملزم کو سزا دی گئی۔ (اصابہ)

بیوی کا رشتہ

شوہر بیوی کی محبت میں کیا کچھ نہیں کرتے مگر اللہ تعالیٰ یوں انتباہ فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنَّ مِنْ أَزْوَاجِكُمْ وَأَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوهُمْ

(التغابن - ۱۵)

اے ایمان والو! تمہاری بیویوں اور اولادوں میں سے بعض ایسے ہیں جو تمہارے دشمن ہیں پس ان سے ہوشیار رہو۔

یہاں دشمن سے مراد وہ بیوی بچے ہیں جو انسان کو اللہ کی راہ سے بھٹکا دیتے ہیں۔ جو اپنی محبت کے جادو سے دین کو طاقِ نسیاں بنا دیتے ہیں۔ مگر اللہ اور اس کے رسولؐ کے سچے محب اس جادو کو اپنی للّٰہی محبت دینی سے باطل کر دیتے ہیں۔

ازواج مطہراتؓ کا نمونہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی زہد و قناعت سے عبارت تھی۔ اور غلہ اور کھجوروں کی جو مقدار ازواج مطہرات کے لیے مقرر تھی وہ بہت کم تھی۔ پھر کشادہ دستی اور فیاضی کے سبب بمشکل گزارہ کرتی تھیں۔ آئے دن گھر میں فاقہ ہوتا تھا۔ ازواج مطہرات میں بڑے بڑے رؤساء کی بیٹیاں بلکہ شہزادیاں داخل تھیں۔ جنہوں نے اس سے پہلے خود یا اپنے پہلے شوہروں کے گھر میں بڑے ناز و نعم کی زندگیاں بسر کی تھیں۔ لیکن وہ بڑی ہمت اور استقلال کے ساتھ گزارہ کرتی رہیں۔ مگر جب فتح خیبر کے بعد اموال آئے تو ازواج مطہرات نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مصارف میں اضافہ کی خواہش کی۔

خدا تعالیٰ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بیویوں کو تمام آنے والی نسلوں کے لیے عظیم الشان نمونہ بنانا چاہتا تھا۔ اس لیے مصارف میں اضافہ پر یہ اصرار خدا کو پسند نہ آیا۔ اور نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صرف بیویوں کی رضامندی کے لیے اپنے دامن کو دنیوی زیب و زینت کے سامان سے ملوث کر سکتے تھے اسلیے خدا تعالیٰ نے آیت تخییر نازل فرمائی کہ دین و دنیا میں سے جو چاہو چن لو تمہیں اختیار ہے اللہ تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ إِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا وَزِينَتَهَا فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ وَأُسَرِّحْكُنَّ سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ وَإِن كُنتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَالدَّارَ الْآخِرَةَ فَإِنَّ اللَّهَ أَعَدَّ لِلْمُحْسِنَاتِ مِنكُنَّ أَجْرًا عَظِيمًا۔

(الاحزاب: ۲۹، ۳۰)

کہ اے رسول! اپنی بیویوں سے کہہ دے کہ اگر تم دنیا اور اس کی زینت چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں کچھ دنیوی سامان دیدیتا ہوں اور تم کو نیک طریق سے رخصت کرتا ہوں۔ اور اگر تم اللہ اور اس کے رسولؐ اور اخروی زندگی کے گھر کو چاہتی ہو تو اللہ نے تم میں سے پوری طرح دین پر قائم رہنے والیوں کے لیے بہت بڑا انعام تجویز کر رکھا ہے۔

اللہ کے حکم کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بیوی کو یہ پیغام سنایا۔ مگر ازواج مطہرات میں سے ہر ایک نے اللہ اور اس کے رسولؐ کو اختیار کر لیا۔

حبِّ رسولؐ مقدم ہے

ایک صحابیؓ کی بیوی جو ایمان نہیں لائی تھی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہا کرتی تھی۔ وہ اس کو بار بار سختی سے منع کرتے تھے لیکن وہ اس حرکت سے باز نہیں آتی تھی، اس کے ساتھ ان کے تعلقات جس قسم کے تھے ان کو خود انہوں نے اس طرح بیان کیا ہے:۔

لِي مِنْهَا ابْنَانِ مِثْلُ اللُّؤْلُؤَتَيْنِ وَكَانَتْ لِي رَفِيقَةً۔

اس سے میرے دو بچے موتی کی طرح تھے اور وہ میری ہمدم تھی۔

لیکن ایک بار وہ رات کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بُرا بھلا کہہ رہی تھی۔ انہوں نے سن لیا اور دفعۃً تمام تعلقات کو بھول گئے۔ کلہاڑی اٹھالی اور اس کا پیٹ چاک کر دیا۔

(ابوداؤد۔ کتاب الحدود)

قربان تجھ پہ سارے جو ہیں مرے پیارے
احساں ہیں تیرے بھارے گن گن کے ہم تو ہارے

خدائی حکم کی تعمیل

صلح حدیبیہ کے بعد جب یہ آیت نازل ہوئی

وَلَا تُمْسِكُوا بِعِصَمِ الْكَوَافِرِ

(الممتحنۃ - ۱۱)

کافر عورتوں کو نکاح میں نہ رکھو اور اس کے ذریعہ سے صحابہؓ کو حکم دیا گیا کہ مکہ میں ان کی جو کافر بیویاں ہیں ان کو چھوڑ دیں، تو حضرت عمرؓ نے اسی وقت اپنی دو کافر بیویوں کو طلاق دے دی۔ بہت سی صحابیاتؓ اپنے اپنے شوہروں کو چھوڑ کر ہجرت کر آئیں اور ان میں سے ایک بھی اپنے دین سے برگشتہ نہ ہوئی۔

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:۔

"مَا نَعْلَمُ أَنَّ أَحَدًا مِنَ الْمُهَاجِرَاتِ ارْتَدَّتْ بَعْدَ إِيمَانِهَا"

ہم کو کسی ایسی مہاجر عورت کا حال معلوم نہیں جو ایمان لا کر پھر مرتد ہوئی ہو۔

(بخاری۔ کتاب التفسیر۔ سورۃ الممتحنۃ)

شوقِ جہاد

حضرت سعد الاسودؓ کو حصول رشتہ میں سخت مشکلات پیش آئی تھیں۔ اور آخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تجویز پر حضرت عمرو بن وہب کی لڑکی نے آپ کے ساتھ رشتہ منظور کر لیا تھا۔ ہر شخص بآسانی اندازہ کر سکتا ہے کہ ایک ہمہ صفت موصوف پاکباز لڑکی کے ساتھ اس قدر تگ و دو اور کوشش کے بعد رشتہ میں کامیابی ان کے لیے کس قدر

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اقوام عالم کیلئے ایک چیلنج

ایتھوپیا

مکرم قمر داؤد کھوکھر

افریقہ کا براعظم جو ایک زمانہ میں تاریک براعظم کہلاتا تھا اس وقت ایک متمدن اور تہذیب یافتہ براعظم کی صورت اختیار کر چکا ہے۔ افریقہ کی سرزمین گھنے جنگلوں اور وسیع و عریض مرغزاروں خوش رنگ پرندوں اور مختلف النوع جانوروں کی سرزمین کہلاتی ہے۔ قدرت کی رنگینیوں سے مالا مال اس خطہ کی سب سے بڑی دولت جنگلات ہی ہیں۔ اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے اس خطے میں معدنیات کے ذخائر بھی فراخدلی سے مہیا فرمائے ہیں۔ گویا یہ خطہ قدرت کی طرف سے عطا کردہ بے شمار نعمتوں سے مالا مال ہے اس کے باوجود گذشتہ چند مہینوں سے اس خطے کے بعض ممالک میں خشک سالی کی وجہ سے غذائی قلت کے بحران کے بارے میں بہت سی روح فرسا خبریں سننے اور پڑھنے میں آ رہی ہیں۔ غذائی قلت کے اس بحران کی سنگینی کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ ان ممالک کے فاقوں سے نڈھال و بے حال عورتیں بچے مرد اور بوڑھے ایک ایک لقمہ نان اور ایک ایک قطرہ آب کو ترس رہے ہیں۔

دس سال قبل یعنی ۷۴-۱۹۷۳ء میں براعظم افریقہ قحط کی زد میں آیا تھا جس سے لاکھوں انسان آب و دانہ کو ترستے ہوئے عدم کو سدھار گئے تھے اور آج پھر افریقہ کے قریباً ۲۵ ممالک خوراک و غذا کی کمی کی بناء پر موت کے خطرے سے دوچار ہیں اور ان ممالک کے پندرہ کروڑ افراد قحط جیسی صورت حال سے دوچار ہیں اور ایک رپورٹ کے مطابق چالیس ہزار بچے روزانہ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔

اس وقت براعظم افریقہ کے ممالک ایتھوپیا، یوگنڈا، موزمبیق، تنزانیہ، صومالیہ، چاڈ، زمبابوے، کینیا، مالی اور سینیگال وغیرہ ہولناک قحط اور خشک سالی کا شکار ہیں۔ ان ممالک میں دو سال کے قلیل عرصہ میں لاکھوں افراد موت کے منہ میں جا چکے ہیں۔ خشک سالی اور قحط کے المیے سے دوچار ہونے والے ان ممالک میں سے ایتھوپیا کی حالت سب سے زیادہ دگرگوں ہے اور اسی وجہ سے ایتھوپیا عالمی توجہ کا نمایاں مرکز بن رہا ہے۔ ایتھوپیا کی آبادی تین کروڑ کے قریب ہے اور ایک اندازے کے مطابق ۷۰ لاکھ افراد قحط کا شکار ہو کر خطرے کی زد میں آ چکے ہیں۔ دس سال قبل جب یہاں قحط کی صورت پیدا ہوئی تھی اس وقت دو لاکھ افراد قحط کی نذر ہو گئے تھے لیکن اس حالیہ قحط نے اس ملک میں قیامت برپا کر دی ہے۔ ایتھوپیا کی شمالی اور جنوبی سرحدوں پر قحط زدہ ہزاروں افراد کی بے گور و کفن لاشیں ہیبت ناک منظر پیش کر رہی ہیں۔ اور ایک اندازے کے مطابق اگر ان کو خوراک نہ پہنچائی گئی تو ۹ لاکھ افراد اس سال کے آخر تک لقمۂ اجل بن جائیں گے۔

اس وقت مجموعی طور پر افریقہ کا ۱۲ لاکھ اکیس ہزار ۹ سو مربع میٹر رقبہ جس کی آبادی تین کروڑ تیس لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ خوفناک قحط کی زد میں آ چکا ہے اس قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے مختلف مقامات پر امدادی کیمپ قائم کئے گئے ہیں لیکن وہاں بھی حالت اس قسم کی ہے کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور انسانی آنکھ وہ منظر دیکھ نہیں سکتی۔ ہزاروں معصوم بچے اور عورتیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر دم توڑ رہے ہیں۔ وہاں کا ہر شخص ایک ایک دانہ کو ترس رہا ہے۔ ان کی پھٹی ہوئی آنکھیں آسمان کی طرف لگی ہوئی ہیں جو ان پر ایک بوند پانی بھی نہیں برسا رہا۔ کیمپوں میں ہر روز چالیس افراد فاقہ کی مشقت برداشت نہ کر سکنے کے باعث دم توڑ رہے ہیں اور جوں جوں وقت گذرتا جا رہا ہے اس شرح اموات میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ افریقہ کے ان ممالک میں صورتحال کچھ اس طرح ہے۔

مالی اس ملک میں کل آبادی کا ۱/۳ خوراک سے محروم ہو چکا ہے۔ خوراک کی کمی کے ساتھ ساتھ مختلف بیماریاں بھی در آئی ہیں جس کا زیادہ اثر بچوں پر ہے اور ان کی شرح اموات ۱۵۰ فی ہزار تک پہنچ گئی ہے۔ سینیگال میں قریباً دس لاکھ افراد خشک سالی اور غذائی کمی کا شکار ہو چکے ہیں۔ چاڈ کا دنیا کے غریب ترین ممالک میں شمار ہوتا ہے ۴/۱ کروڑ آبادی کے اس ملک میں نصف آبادی بری طرح متاثر ہوئی ہے اور دو ہزار افراد مر چکے ہیں۔ کینیا جو ایک وقت میں غذائی اجناس برآمد کرنے والے ممالک میں شامل ہوتا تھا اب غذائی بحران کا شکار ہوتا جا رہا ہے۔ اپر وولٹا میں بھی غذائی بحران پیدا ہو چکا ہے اور وہاں بھی ہر پانچ بچوں میں سے ایک بچہ غذا کی کمی کی وجہ سے مر جاتا ہے۔

اس قحط سے نہ صرف انسانی زندگی متاثر ہوئی ہے بلکہ اس براعظم کا حیواناتی ورثہ بھی بری طرح فنا ہو رہا ہے۔ زمبابوے میں حالات کچھ اس قسم کے پیدا ہو گئے تھے کہ وہاں جانوروں کو ہلاک کرنا ناگزیر ہو گیا تھا۔ چنانچہ اس ملک میں ۱۹۸۳ء میں چار ہزار ہاتھیوں کو محض اس لئے گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا تاکہ باقی ماندہ ہاتھیوں کے لئے خوراک کا حصول ممکن ہو سکے۔ اس سال اس ملک میں ساڑھے چار ہزار کے قریب ہاتھیوں کو ہلاک کیا گیا ہے اور عالمی ادارے کے اس مالٹو "Save wild life" (جانوروں کو بچایا جائے) کو پس پشت ڈال دیا گیا ہے۔ مسئلہ صرف ہاتھیوں تک ہی محدود نہیں ہے بلکہ لاکھوں امتیازی حیثیت رکھنے والے دوسرے جانور مثلاً دریائی گھوڑے۔ گینڈے، سمور، بارہ سنگھے اور زیبرے وغیرہ کی زندگی بھی خطرے میں پڑ چکی ہے۔ اس لحاظ سے یہ مسئلہ بڑا سنگین صورت حال اختیار کر گیا ہے۔ اور اس قدرتی آفت کے اثرات بہت زیادہ ہولناک ہو چکے ہیں۔

کچھ عرصہ قبل افریقہ کے اکثر ممالک غذائی اجناس کی پیداوار میں خود کفیل تھے لیکن اس وقت وہاں کی زراعت تباہی کا شکار ہو چکی ہے اور اس تباہی کا سب سے بڑا سبب خشک سالی ہے جو بارش نہ ہونے کی وجہ سے پیدا ہوئی ہے۔ براعظم کے اکثر حصوں میں گذشتہ تین سال سے بارش نہیں ہوئی اور بارش نہ ہونے کی وجہ سے وہ زمین جو شاداب جنگلوں اور مرغزاروں کی سرزمین کہلاتی ہے خشک اور سنگلاخ ہوتی جا رہی ہے اور اپنی پیداواری صلاحیت کھوتی جا رہی ہے۔ اس خشک سالی اور زراعت کی تباہی کا ایک سبب تیز ہوائیں بھی ہیں جو زمین کو خشک کر دیتی ہیں۔ اور جنگلات میں آگ بھڑکانے کا سبب بن جاتی ہیں۔

اس خشک سالی اور غذائی بحران کا ایک سبب یہ بھی ہے کہ یہاں کی آبادی میں بے تحاشہ اضافہ ہو رہا ہے اور جس رفتار سے شرح پیدائش میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے اس کی نسبت سے غذائی اجناس کی پیداوار میں زیادتی نہیں ہو رہی ہے۔ اس طرح آبادی کا اضافہ ترقیاتی منصوبوں کے نتائج پر بری طرح اثر انداز ہو رہا ہے۔

اس غذائی بحران کا ایک سبب معیشت کا غیر متوازن ہونا بھی بیان کیا جاتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک کو برآمد کی جانے والی اشیاء کی قیمتیں بے حد کم کر دی گئی ہیں۔ جبکہ درآمدی اشیاء کی قیمتوں میں بے پناہ اضافہ ہوا ہے جس کا لازمی نتیجہ ادائیگیوں کا غیر متوازن ہونا ہے اور ادائیگیوں کے توازن کے اس بگاڑ کی وجہ سے افریقی ممالک عمدہ بیج اور کھاد درآمد نہیں کر سکتے اس کے علاوہ اس غذائی بحران کے اور بھی بہت سے اسباب ہیں۔ مثلاً فصلوں کی بیماریاں، مویشیوں کی بیماریاں، سماجی بدنظمی، ناقص منصوبہ بندی وغیرہ۔

جیسا کہ بتایا جا چکا ہے کہ اس غذائی بحران اور قحط سے متاثر ہونے والے ممالک میں ایتھوپیا سرفہرست ہے اور ایتھوپیا میں یہ کیفیت کوئی نئی نہیں بلکہ گذشتہ دس بارہ سالوں سے وہاں پر قحط کی صورت قائم ہے جب ہیل سلاسی وہاں کے شہنشاہ تھے اور شاہ کی حکومت کا تختہ بھی اسی وجہ سے الٹا گیا تھا کہ شاہ قحط زدہ حالت کی پرواہ نہ کرتے تھے اور انہیں اس بات سے کوئی سروکار نہ تھا کہ ملک میں انسانی جانیں قحط کی نذر ہو رہی ہیں۔ ۱۹۷۳ء سے ۱۹۷۴ء تک ایتھوپیا میں قحط کی صورت قائم رہی۔ شاہ ہیل سلاسی نے بیرونی دنیا کو اس المیے سے بالکل بے خبر رکھنے کی کوشش کی لیکن کب تک؟ بالآخر قحط نے اسے شہنشاہیت چھوڑنے پر مجبور کر دیا اور ایک فوجی ٹولہ کرنل مینگسٹو کی قیادت میں حکومت پر قبضہ کرنے میں کامیاب ہو گیا۔ کرنل مینگسٹو نے برسر اقتدار آتے ہی یہ اعلان کیا تھا کہ وہ ملک سے بھوک اور ننگ کو ختم کر دیں گے لیکن یہ بھی صرف خام دعوے ہی ثابت ہوا اور دس برسوں میں ان سے بھی کچھ نہ بن پڑا اور جو نتیجہ ہے وہ دنیا کے سامنے ہے۔

ایتھوپیا جہاں اب ایک اشتراکی فوجی حکومت قائم ہے وہ روس کی ہمنوا ہے اس بناء پر مغربی طاقتیں قحط کا مقابلہ کرنے سے گریز کرتی رہی ہیں لیکن اب انہوں نے امداد شروع کر دی ہے۔

ایک اور عجیب بات اس حکومت کے بارے میں یہ سامنے آئی ہے کہ یہ حکومت بھی قحط کا مقابلہ کرنے کے لئے سنجیدہ نہیں ہے۔ اس کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ جب ہزاروں افراد قحط کا شکار ہو کر موت کے منہ میں جا رہے تھے یہ حکومت اپنا دس سالہ جشن منا رہی تھی۔ یہی نہیں اس حکومت کے دور میں ایتھوپیا کے وسیع و عریض جنگل کو بھی تباہ و برباد کیا گیا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ خشک سالی کے لئے راہ ہموار ہو گئی ہے اس کے ساتھ ساتھ ایتھوپیا خانہ جنگی اور ایک پڑوسی ملک صومالیہ سے بھی نبرد آزما ہے ایک طرف جنگ جاری ہے اور دوسری طرف انسانی جانیں قحط کی نذر ہو رہی ہیں۔

ہم ایتھوپیا کی اہمیت و عظمت کو نہیں بھلا سکتے۔ یہ وہ سرزمین ہے جو "ارض بلال رضی اللہ عنہ" کہلاتی ہے۔ اور یہی وہ خطہ ہے جو پہلا دارالہجرۃ کہلایا اور اسی ملک کے بادشاہ نجاشی نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو مکہ سے ہجرت کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہ پناہ دی تھی۔

اس ملک نے بھی افریقہ کے دیگر ممالک کی طرح قدرت کی فیاضیوں سے وافر حصہ پایا ہے اور انتہائی خوبصورت ملک ہے ملک کا زیادہ تر حصہ پہاڑی سطح مرتفع پر مشتمل ہے پاکستان کی طرح اس ملک میں بھی جون واگست میں برسات کا موسم ہوتا ہے فضا میں رطوبت کم ہونے کی وجہ سے موسم خوشگوار ہوتا ہے۔ ایتھوپیا بڑی طاقتوں کے لئے اس لئے بھی کشش رکھتا ہے کہ یہ ملک تیل کی دولت سے مالا مال مشرق وسطیٰ کے دروازے پر ہے۔ اور اس کی حیثیت گیٹ وے کی ہے یہ ملک دوسری عالمی جنگ سے قبل ایبے سینیا کہلاتا تھا۔

غرض بھوک کا المیہ جس سے اس وقت افریقہ کے لوگ دوچار ہیں۔ اس سائنسی اور خلائی دور میں عالم انسانیت کے لئے ایک چیلنج بن چکا ہے اور اس چیلنج کا مقابلہ کرنے کے لئے وہ ممالک یا وہ ادارے جو ان ممالک کو امداد فراہم کر سکتے ہیں۔ ان کو صرف اور صرف انسانی ہمدردی اور بقائے نسل انسانی کی خاطر ان ممالک کی امداد ضرور کرنی چاہیئے۔ کیونکہ دیکھنے میں یہی آیا ہے کہ ترقی یافتہ ممالک ایتھوپیا کی وہ غذائی امداد نہیں کر سکے جو انہیں انسانی ہمدردی کے پیش نظر کرنی چاہیئے تھی ترقی یافتہ ممالک میں کس چیز کی کمی ہے وہ اگر اپنے مویشیوں کے لئے اناج مہیا کر سکتے ہیں تو کیا انسانوں کے لئے ایسا ممکن نہیں؟ اسلحہ کی دوڑ میں دس لاکھ ڈالر فی منٹ اسلحہ کی پیداوار پر خرچ کیا جاتا ہے کاش کہ ترقی یافتہ اقوام یہ رقم انسان کی فلاح وبہبود کی خاطر خرچ کریں اور انسانی جانوں کو تلف ہونے سے بچائیں۔

ایتھوپیا کو غلے کی ترسیل توقع سے بہت ہی کم ہو رہی ہے جس کے نتیجہ میں قحط کی شدت میں کمی آنے کی بجائے زیادتی ہو رہی ہے۔ یہ بات درست ہے کہ ہزاروں من اناج اس وقت روزانہ ایتھوپیا میں پہنچایا جا رہا ہے لیکن اس کے باوجود یہ بات کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کہ کم از کم خوراک کا ٹارگٹ بھی ابھی تک پورا نہیں ہو سکا۔ ایک اندازے کے مطابق اگلے سال کے وسط تک ایتھوپیا کو پانچ لاکھ ٹن خوراک کی ضرورت ہوگی اور اس وقت تک بعض ممالک نے خوراک بھجوانے کا جو وعدہ کیا ہے وہ تین لاکھ ٹن کے قریب ہے۔

غرض بنی نوع انسان کو بھوک وافلاس کے اس عفریت سے بچانے کے لئے عملی اقدامات کی ضرورت ہے تب ہی اس چیلنج کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ پر عمل کرتے ہوئے ہر قسم کے اختلافات کو بالائے طاق رکھتے ہوئے ایتھوپیا کی بھوکی انسانیت کی مدد کرنی چاہیئے ایک مرتبہ مکہ میں شدید قحط پڑا۔ ابوسفیان بن حرب جو ابھی ایمان نہیں لائے تھے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں آئے اور کہا۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ اللہ کی اطاعت اور صلہ رحمی کی تعلیم دیتے ہیں۔ آپ کی قوم اس وقت شدید قحط سے دوچار ہے اور ہلاکت میں پڑی ہوئی ہے اس لئے آپ اپنے اللہ سے قحط کے دور ہونے کے لئے دعا کریں۔ چنانچہ وہ قحط آپ کی دعاؤں سے دور ہو گیا۔ پھر ایک مرتبہ جب مکہ میں قحط کے حالات پیدا ہوئے تو قریش مکہ اس قحط کی وجہ سے شدید مشکلات میں پڑ گئے۔ قریش مکہ کی اس تکلیف کی اطلاع جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوئی تو آپ نے ازراہ ہمدردی مکہ کے غربا کے لئے اپنی طرف سے کچھ چاندی بھجوائی اور اس طرح آپ نے اس بات کا عملی ثبوت دیا کہ آپ کا دل آپ کے سخت ترین دشمنوں کے ساتھ بھی ایک گہری اور حقیقی ہمدردی رکھتا ہے۔

خدا کرے کہ جلد وہ سرزمین آسمانی پانی سے سیراب ہو اور دوبارہ اس ملک کو زندگی نصیب ہو۔

تقریب شادی

میرے بیٹے عزیزم عبدالحمید کا نکاح بہمراہ عزیزی امتہ الجمیل بنت ملک عنایت اللہ صاحب نعیم منزل ماڈل کالونی ریلوے روڈ جہلم مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ ۱۲-۱۱-۸۴ کو مولوی حمید اللہ صاحب مربی سلسلہ جہلم نے ملک عنایت اللہ صاحب کے مکان پر پڑھا۔ اسی دن شام ۵ بجے بچی کا رخصتانہ عمل میں آیا جماعت احمدیہ جہلم کے کثیر احباب نے اپنی دعاؤں سے رخصت کیا۔

۱۳-۱۱-۸۴ کو بر مکان منظور احمد صاحب کھوکھر گلیانہ روڈ کھاریاں ضلع گجرات ولیمہ کا انتظام کیا گیا۔ جس میں احباب جماعت احمدیہ جہلم اور کھاریاں کثیر تعداد میں شامل ہوئے۔ قارئین الفضل سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعث رحمت وبرکت بنائے اور دین اور دنیا کی ہر خوبی سے متمتع فرمائے۔ آمین۔

(عبدالمجید گلیانہ روڈ کھاریاں۔ حال اوسلو ناروے)

(بقیہ آسمانی دستے)

مسرت کا موجب ہوئی ہوگی کس طرح اُن کا دل امنگوں اور آرزوں سے لبریز ہوا ہوگا۔ تقریب رخصتانہ کی تکمیل کے سلسلہ میں آپ بیوی کے لئے بازار سے تحائف خریدنے کے لئے نکلے اور عین اس وقت آپ نہایت خوش آئند خواب کو پورا ہوتے دیکھنے کے سامان فراہم کرنے میں مصروف تھے۔ منادی کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا کہ یا خیل اللہ ارکبی وبالجنۃ ابشری یعنی اے خدا تعالیٰ کے سپاہیو! جہاد کیلئے تیار ہو جاؤ اور جنت کی بشارت پاؤ اس آواز کا کان میں پڑنا تھا کہ تمام ولولے سرد پڑ گئے جہاد کا جوش رگوں میں دوڑنے لگا اور نوعروس کے ساتھ شادی کا خیال ہی دل سے نکل گیا۔ اسی روپیہ سے بجائے تحائف خریدنے کے تلوار، نیزہ اور گھوڑا خرید لیا سر پر عمامہ باندھا اور مہاجرین کے لشکر میں جا کر شامل ہو گئے۔ وہاں سے میدان جنگ میں پہنچے اور داد شجاعت دینے لگے۔ ایک موقعہ پر گھوڑا کچھ اڑا تو نیچے اتر آئے اور پاپیادہ تیغ زنی کرنے لگے حتیٰ کہ درجہ شہادت پایا اور نوعروس کی بجائے عروس تیغ سے ہمکنار ہوئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر ہوئی تو لاش پر تشریف لے گئے۔ آپ کا سر گود میں رکھ لیا اور دعا کی اور تمام سامان مرحوم کی بیوی کے پاس بھجوا دیا

(اسد الغابہ جلد دوم صفحہ ۲۶۸)

بنا کردند خوش رسمے بخاک وخون غلطیدن
خدا رحمت کند ایں عاشقان پاک طینت را

خدا سے تجارت

حضرت سعید بن عامرؓ ایک دفعہ شدید مالی مشکلات کا شکار ہو گئے۔ حضرت عمرؓ کا دور خلافت تھا جب اُن کو معلوم ہوا تو انہوں نے ایک ہزار دینار حضرت سعیدؓ کو بھجوا دیئے۔ وہ یہ دینار لے کر اپنی بیوی کے پاس آئے اور واقعہ بتلایا۔ بیوی نے کہا آپ اس رقم سے کچھ کھانے پینے کا سامان اور غلہ خرید لیں۔ فرمانے لگے کیا میں تجھے اس سے بہتر بات نہ بتاؤں ہم اپنا مال اس کو دیتے ہیں جو ہمارے لئے تجارت کرے۔ اور ہم اس کی آمدنی سے کھاتے رہیں۔ اور اس مال کی ضمانت بھی اس کے اوپر رہے۔ بیوی نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

حضرت سعید بن عامرؓ نے وہ دینار اللہ کی راہ میں خرچ کر دیئے۔ اور تنگی اور ترشی میں گذارہ کرتے رہے۔

(حلیتہ الاولیاء جلد اول صفحہ ۲۴۴)

حضرت عقیل بن ابی طالبؓ جنگ حنین کے بعد واپس آئے تو بیوی نے پوچھا کہ مال غنیمت سے کچھ لائے ہو یا نہیں۔ انہوں نے کہا یہ ایک سوئی کپڑا سینے کیلئے ہے۔ یہ کہہ کر سوئی بیوی کے حوالے کر دی۔ اتنے میں منادی کرنے والے کی آواز آئی کہ جو کچھ مال غنیمت میں سے کسی کے پاس ہے وہ جمع کرا دے۔ یہ سن کر حضرت عقیل فوراً اُٹھے۔ سوئی بیوی سے لے لی اور جا کر جمع کرا دی۔

(اسد الغابہ۔ تذکرہ فاطمہ بنت اسد)

حضرت عمر بن عبدالعزیز کی بیوی فاطمہ کے پاس ایک نہایت قیمتی موتی تھا جو عبدالملک نے دیا تھا۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اُن سے کہا تم کو دو باتوں میں سے ایک کا اختیار ہے اس کو واپس کر دو یا مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ۔ انہوں نے کہا کہ میں آپ کو اس پر اور اس سے کئی گنے بیش قیمت جواہرات پر ترجیح دیتی ہوں۔ چنانچہ حضرت عمر بن عبدالعزیز نے اس کو بیت المال میں داخل کر دیا۔ ان کے بعد جب یزید خلیفہ ہوا تو اس نے وہ موتی پھر فاطمہ کو دینا چاہا مگر انہوں نے انکار کر دیا۔

وہ جو اللہ کی رضا کو بیویوں کی رضا پر ترجیح دیتے ہیں اُن کے ساتھ خدا کا سلوک بھی ملاحظہ ہو۔

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ نے اپنی زندگی میں اپنا تمام مال ومتاع درویشوں کو بانٹ دیا تھا۔ ایک دفعہ کوئی مہمان آ گیا۔ جو کچھ پاس تھا خرچ کر دیا۔ اور کہا کہ یہ اللہ تعالیٰ کا بھیجا ہوا ہے آپ کی بیوی جھگڑا کرنے لگی آپ نے یہ کہہ کر کہ جو عورت ایسی باتوں پر جھگڑا کرے گھر میں رکھنے کے قابل نہیں طلاق دے دی اسی دن کسی سردار کی لڑکی آپ کی مجلس میں آئی آپ کی باتیں اسے پسند آئیں گھر جا کر اپنے ماں باپ سے کہا کہ میرا نکاح عبداللہ بن مبارک سے کر دو۔ چنانچہ انہوں نے اپنی بیٹی کا نکاح آپ سے کر دیا رات کو آپ نے خواب دیکھا کہ تو نے ہماری خاطر اپنی بیوی کو طلاق دی۔ یہ اس کا بدلہ ہے تاکہ تجھ کو معلوم ہو جائے کہ ہمارا بن جانے پر کوئی شخص نقصان میں نہیں رہتا۔

جو ہمارا تھا وہ اب دلبر کا سارا ہو گیا
آج ہم دلبر کے اور دلبر ہمارا ہو گیا

(جاری ہے)

لجنات متوجہ ہوں

لجنہ کا نئے سال کا لائحہ عمل برائے سال ۱۹۸۴ء-۱۹۸۵ء چھپ کر آ چکا ہے جن لجنات کو نیا لائحہ عمل نہیں ملا وہ دفتر لجنہ سے لکھ کر منگوا لیں۔ نیز وہ لجنات جن کی تجنید تا حال مرکز میں نہیں پہنچی ان کی تجنید دسمبر تک مکمل فارموں پر آ جانی چاہیئے۔ فارم دفتر کو لکھ کر منگوا لیں۔ پرانے رکنیت فارم پر تجنید نہ بھجوائی جائے

(صدر لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ولادت

بتاریخ ۳۰ نومبر میری ہمشیرہ عزیزہ فرحت بیگم صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسرے بیٹے سے نوازا ہے (الحمد للہ) نومولود چوہدری احسان اللہ کاہلوں مرحوم آف چک نمبر ۱۶۴ جہانیاں منڈی کا پوتا اور چوہدری نذیر احمد صاحب باجوہ آف چونڈہ کا نواسہ ہے۔ جملہ احباب جماعت و بزرگان سلسلہ سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ مولا کریم نومولود کو صحت و سلامتی والی زندگی عطا فرمائے۔ اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمود احمد باجوہ آف چونڈہ۔ دارالرحمت شرقی ربوہ)

درخواستہائے دعا

☜ خاکسار کے بہنوئی مکرم شیخ غلام احمد صاحب آف بہاولنگر دل کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ نیز عاجزہ کے خاوند واجد حبیب صاحب بیرون ملک ایک مشکل میں مبتلا ہیں اس پریشانی سے رہائی کیلئے نیز میرے بہنوئی کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشریٰ حبیب۔ دارالرحمت غربی ربوہ)

☜ میرے بڑے بھائی عبدالشکور خان ٹیکسٹائل انجینئر کا انٹرویو ہونے والا ہے احباب سے درخواست ہے کہ دعا کریں اللہ تعالیٰ کامیابی عطا فرمائے۔

(عبدالرحمٰن خان ایجنٹ الفضل باسط برادرز کوئٹہ)

☜ میری باجی مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پھیروچیچی کافی دنوں سے بخار کی وجہ سے علیل ہیں سانس کی تکلیف بھی ہو گئی تھی چلنے پھرنے میں بھی دشواری ہے جملہ احباب جماعت سے میری باجی صاحبہ کی صحتیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(صدیقہ مریم بنت عبدالعزیز پھیروچیچی ضلع تھرپارکر)

☜ عزیزم عبدالقدوس صاحب پسر خواجہ عبدالواحد مرحوم گوجر خاں کا گورنمنٹ سنٹرل ہسپتال راولپنڈی میں اپنڈیکس کا اپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ ہر پیچیدگی سے محفوظ رکھے اور صحت کامل عطا کرے آمین

(فیروزالدین امرتسری انسپکٹر تحریک جدید راولپنڈی)

☜ خاکسار کے والد محترم مولوی خورشید صاحب ادور سیر گنج مغلپورہ لاہور کو پیشاب کی تکلیف ہے جس کی وجہ سے بڑی تکلیف اور پریشانی ہے۔ احباب سے تکلیف کے رفع ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(قمر پروین پی اینڈ ٹی کالونی لاہور)

☜ مغربی جرمنی سے اطلاع آئی ہے شیخ منیر الدین بابر صاحب اب ٹھیک ہیں پلستر اتار دیا گیا ہے احباب سے حادثے کے اثرات کامل طور پر دور ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (شیخ نصیر احمد دارالعلوم غربی ربوہ)

☜ خاکسار کی اہلیہ کے ہاں اپریشن کے بعد مردہ بچہ پیدا ہوا ہے اہلیہ اب رو بصحت ہیں کامل صحتیابی کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(بشیر حسین تنویر دارالذکر فیصل آباد)

☜ خاکسار کے بڑے بھائی پروفیسر ایم صفدر صاحب سخت بیمار ہیں اور سی ایم ایچ لاہور میں داخل ہیں بے حد کمزور ہو گئے ہیں۔ موصوف کئی سال ٹی آئی کالج قادیان میں پڑھاتے رہے ہیں۔ سب احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے بھائی صاحب کی صحتیابی کے لئے خصوصی دعاؤں کی درخواست ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور جلد شفا عطا فرما کر لمبی فعال زندگی عطا فرمائے۔ آمین۔

(ڈاکٹر ایم زیڈ طاہر جنرل سیکرٹری برمنگھم جماعت برطانیہ)

☜ خاکسار چند یوم سے بوجہ لقوہ بیمار ہے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ شافیٔ مطلق اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(غلام محمد نصیر۔ دارالیمن غربی ربوہ)

☜ میری بچی عابدہ جمال گزشتہ دو ماہ سے خرابیٔ معدہ کی وجہ سے بیمار ہے۔ صحت کافی کمزور ہے۔ احباب درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے میری بچی کو صحت کاملہ عطا فرمائے۔ آمین

(امینہ جمال دارالرحمت وسطی ربوہ)

مکرم ناظم صاحب اطفال

کیا آپ نے نئے سال کا بجٹ منظوری کے لئے مرکز میں بھجوا دیا ہے۔؟

سیکرٹری مال
مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

اپنے محبوب امام کی خدمت میں مخلصین کی قابلِ قدر قربانیاں

۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا تو بڑی بڑی جماعتوں نے لبیک کہتے ہوئے جو مجموعی وعدہ پیش کیا وہ درج ذیل ہے یہ پیش کش ابتدائی اقساط کے طور پر ہیں۔ اضافہ کی بھرپور کوششیں جاری ہیں جملہ جماعتوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے وعدہ جات اوّلین فرصت میں ارسال کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(وکیل المال اوّل)

جماعت		وعدہ	جماعت		وعدہ
ربوہ	"	۴،۰۰،۰۰۰	سرگودھا شہر	"	۶۰،۰۰۰
کراچی	"	۶،۰۰،۰۰۰	چھاؤنی	"	۸،۰۰۰
لاہور	"	۴،۵۰،۰۰۰	حیدرآباد	"	۸۱،۰۰۰
فیصل آباد	"	۱،۵۰،۰۰۰	پشاور	"	۴۰،۰۰۰
اسلام آباد	"	۱،۲۵،۰۰۰	گجرانوالہ شہر	"	۲۱،۴۴۴
راولپنڈی	"	۱،۳۰،۰۰۰	لجنہ سیالکوٹ شہر	"	۱۶،۸۵۰
گجرات ضلع	"	۱،۴۰،۰۰۰	ڈسکہ کوٹ	"	۱۰،۳۳۸
" شہر	"	۳۰،۰۰۰	نوشہرہ کینٹ	"	۷،۰۰۰
شیخوپورہ	"	۵۰،۰۰۰			

دُعائے مغفرت

بڑے افسوس کے ساتھ یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ میری ہمشیرہ محترمہ اظہار النساء بیگم بادامی باغ لاہور کا انتقال بعمر قریباً اسّی سال ۲ دسمبر ۱۹۸۴ء بوقت پونے سات بجے صبح سروسز ہسپتال لاہور میں ہو گیا۔ مرحومہ بڑی خوبیوں کی مالک۔ مہمان نواز اور احمدیت اور خاندان حضرت مسیح موعود سے والہانہ محبت رکھنے والی خاتون تھیں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے۔ مرحومہ موصیہ تھیں اُن کے بیٹے اُنکا جنازہ ربوہ لائے اور دو دسمبر کو نماز جنازہ محترم سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی اور بعد تدفین خاکسار نے دعا کرائی۔

(سید محمد میاں سلیم شاہجہان پوری۔ نائب امیر نواب شاہ)

مکرم رستم علی صاحب ابن رحیم بخش صاحب احمدی ۵ نومبر ۱۹۸۴ء کو بعمر قریباً ۸۴ سال بوقت ظہر وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ احباب جماعت سے مرحوم کی مغفرت اور بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(حوالدار سخی محمد صدر جماعت احمدیہ عالم گڑھ ضلع گجرات)

وقفِ جدید دفتر اطفال

ننھا مجاہد / ننھی مجاہدہ کیا ہوتی ہے؟

جو بچہ یا بچی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق چندہ وقفِ جدید میں ایک صد روپیہ یا زائد کی ادائیگی کرے وہ ننھا مجاہد / ننھی مجاہدہ کہلاتی ہے اور اس کا نام مع ولدیت حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بغرض دعا کے خاص پیش کیا جاتا ہے۔

اللہ تعالیٰ سب بچوں اور بچیوں کو یہ اعزاز حاصل کرنے کی

(سیکرٹری وقفِ جدید اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

خدا کی راہ میں خرچ کرنے والے کبھی گھاٹے میں نہیں رہتے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریب شادی

مکرم سید حسین احمد صاحب واقف زندگی مربی سلسلہ مارٹن روڈ کراچی ابن مکرم سید میجر سعید احمد صاحب لاہور کی شادی مورخہ ۱۰ نومبر ۱۹۸۴ء کو انجام پائی۔ بارات کوارٹرز صدر انجمن احمدیہ میں بر مکان حضرت مولانا عبدالمالک خان صاحب مرحوم و مغفور گئی۔ جہاں تلاوت و نظم کے بعد محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے بیت الفضل لندن میں حضور ایدہ اللہ کے فرمودہ وہ الفاظ سنائے جو حضور ایدہ اللہ نے اس نکاح کے پڑھاتے ہوئے ارشاد فرمائے تھے۔ اس کے بعد محترم صوفی غلام محمد صاحب ناظر اعلیٰ ثانی نے دعا کرائی کثرت سے احباب نے دعا میں شمولیت کی جس کے بعد بارات لاہور روانہ ہوئی۔

اگلے روز مکرم میجر سعید احمد صاحب نے اپنی کوٹھی پر دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا جس میں احباب جماعت اور افراد خاندان حضرت مسیح موعود نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔

احباب کرام سے استدعا ہے کہ اس رشتہ کے بابرکت اور فریقین کے لئے خوشیوں کا باعث ہونے کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے اس تعلق کو مبارک و مسعود کرے۔ آمین۔

نمایاں کامیابی

خاکسار کی بیٹی عزیزی نسرین ملک صاحبہ نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان سے بی فارمیسی چار سالہ کورس میں یونیورسٹی بھر میں دوسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ۔ عزیزہ ان دنوں اپنے خاوند کے ساتھ مکرم چوہدری خالد محمود احمد صاحب نائیجیریا میں مقیم ہے۔ عزیزہ مکرم ملک علی حیدر صاحب کی پوتی اور مکرم چوہدری برکت علی صاحب آف گوجرہ کی بہو ہے۔

احباب سے درخواست ہے کہ عزیزہ کی بیش از بیش کامیابیوں کے لئے دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو عزیزہ کے لئے اور جماعت احمدیہ کے لئے برکات کا موجب بنائے۔ آمین۔ (لیفٹیننٹ کرنل (ریٹائرڈ) ملک عبدالرحمٰن دوالمیال ضلع جہلم حال لاہور)

دعائے مغفرت

نہایت افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ حویلی مجوکہ ضلع خوشاب کے ایک بہت مخلص اور بزرگ دوست محترم ملک محمد نواز صاحب مجوکہ مورخہ ۲۵ نومبر کو بعمر ۸۳ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے۔ اسی روز ان کا جنازہ ان کے بیٹے محترم ملک محمد ابراہیم صاحب مجوکہ اور محترم پروفیسر ڈاکٹر رب نواز خان صاحب اپنے بہت سے عزیزوں کے ساتھ ربوہ لائے اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ مرحوم کا نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے البیت المبارک میں بعد نماز مغرب پڑھائی۔

مرحوم سلسلہ کے لیے ایک خاص جذبہ و جوش رکھنے والے نڈر اور مخلص دوست تھے۔ علاقے میں خاصا اثر و رسوخ تھا۔ اور بہت نیک اور دعا گو انسان تھے۔ ان کے جنازہ کے ساتھ علاوہ ان کے اپنے عزیزوں کے ایک خاصی تعداد میں غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے اور تدفین کے بعد واپس گئے۔

مرحوم کے پسماندگان میں دو بیٹے اور چار بیٹیاں ہیں۔ جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اپنے اپنے گھروں میں آباد اور خوشحال ہیں۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور اپنے قرب میں جگہ دے اور جملہ متعلقین کو صبر جمیل کی توفیق دیتے ہوئے ان سب کا حافظ و ناصر ہو۔

(محمد شفیع اشرف۔ ناظر امور عامہ۔ ربوہ)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں

ترجمانی و لاؤڈ سپیکر کی ڈیوٹی کے متعلق اعلان

ایسے مرد و خواتین رضا کار جو حسب سابق امسال بھی جلسہ سالانہ کے موقع پر شعبہ ہائے ترجمانی و لاؤڈ سپیکر میں ڈیوٹی انجام دینا چاہتے ہیں وہ نظارت ہذا سے فوری رابطہ قائم کریں۔ نیز وہ اطلاع دیں کہ وہ کب تک ڈیوٹی کے لئے ربوہ پہنچ سکتے ہیں۔

(ناظر اصلاح وارشاد ربوہ)

تحریک جدید کے وعدہ جات سال نو ۴۱/۴۲/۵۱ کی پیشکش

مسابقت کی روح پیش نظر رہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان ۲۶ اکتوبر ۱۹۸۴ء کو فرما دیا تھا۔ جن جماعتوں کی طرف سے تاحال وعدے موصول نہیں ہوئے انہیں مسابقت کی روح کے ساتھ وعدے اب اولین فرصت میں پیش کر دینے چاہئیں۔ یہ یاد رہے کہ حضرت المصلح الموعود کے ارشاد کے مطابق وعدوں میں گزشتہ سال کی نسبت اضافہ ضروری ہے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق سعید بخشے اور اپنے خاص فضلوں سے نوازے۔

امین

(وکیل المال اول تحریک جدید)

کیا آپ خدمتِ خلق کے ایک اعلیٰ ادارے کی تعمیر نو میں

حصہ لینے کے خواہشمند ہیں

فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ریذیڈنٹ سٹاف کی درج ذیل آسامیاں جلد خالی ہو رہی ہیں۔ یہ آسامیاں ابتدائی طور پر مختصر مدت (۶ ماہ یا ایک سال) کے لئے ہیں۔ تنخواہ معقول ہے اور دیگر سہولتیں موجود ہیں۔ کچھ عرصہ خدمت کرنے کے خواہشمند ڈاکٹروں کے لئے بہت عمدہ موقعہ ہے۔

رجسٹرار سرجری۔ رجسٹرار میڈیسن } ایم بی بی ایس کا ڈگری ایک سال کا تجربہ درکار ہے
رجسٹرار گائنی

ہاؤس سرجن / ہاؤس فزیشن ۔۔ ایم بی بی ایس حال میں پاس کرنیوالے نوجوان

(چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

انشاء اللہ العزیز
حضرت حکیم نظام جان کے
فرزند جانشین
حکیم عبدالحمید صاحب اعوان
مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
جو مستقل طور پر کام کر رہے ہیں
۱۵ - ۱۶ دسمبر کو حاضر ہوں گے
مینجر مشہور دواخانہ چوک داتہ زید کا
نارووال مرید کے روڈ ضلع سیالکوٹ

شکور پارک ہاؤسنگ سکیم
شکور پارک میں صرف چند ایک پلاٹ قابل فروخت ہیں احباب اس نادر موقع سے فائدہ اٹھائیں۔ الباسط کالونی میں جن احباب نے خاکسار سے پلاٹ خرید کئے ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اپنے اپنے نشان لے لیں اور ہرگز سستی نہ کریں
7 پروپرائٹر
حاجی عبدالسمیع ۱۶/۲۵ باسط
منزل دارالرحمت شرقی ربوہ
فون نمبر 416